بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۱۱ر فتح ۱۳۴۵ ہش ۲۷ شعبان ۱۳۸۶ھ ۱۱ دسمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۸۸

محمود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

وقفِ جدید کی نئی تربیتی کلاس میں کم از کم سو واقفین شامل ہونے چاہئیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

فرمودہ خطبہ جمعہ مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء بمقام ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"میرا مطالبہ یہ ہے کہ جنوری ۱۹۶۷ء میں جو نئی تربیتی کلاس شروع ہوگی اس میں کم از کم سو واقفین شامل ہونے چاہئیں۔ اگر جماعت نے میرا مطالبہ پورا کر دیا تب بھی ہمیں ایک سال تک انتظار کرنا پڑیگا کیونکہ کلاس کا نصاب ایک سال کا ہے۔ نئے واقفین جو آئیں گے وہ ایک سال تک تربیت حاصل کریں گے۔ اور اگر وہ سارے کامیاب بھی ہو جائیں تب بھی ایک سال کے بعد ہی ہم ان سو نئے واقفین سے جماعت کی تربیت کا کام لے سکیں گے۔ بہر حال اگر یکصد نئے واقفین آجائیں تو ہمیں یہ تسلی اور اطمینان تو ہوگا کہ ایک سال کے بعد کم از کم سو نئی جماعتوں میں واقفین وقفِ جدید پہنچ جائیں گے اور وہاں مستقل طور پر رہیں گے۔ ہم ایک سال اور انتظار کر لیں گے۔ اس عرصہ میں ہم وقفِ عارضی کے انتظام کے ماتحت خوابیدہ جماعتوں کو بیدار کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور جب واقفین مستقل طور پر جماعتوں میں پہنچ جائیں گے تو وہ قرآن کریم پڑھانے اور جماعت کی تربیت اور دیگر ذمہ داریوں کو ادا کرتے رہیں گے اور اسی طرح جماعت سنبھل جائے گی اور بیدار ہو جائیگی اور اس میں زندگی کی ایک نئی روح پیدا ہو جائیگی۔ لیکن اگر آپ حسب سابق ہر سال اس تعداد میں صرف دس کا ہی اضافہ کریں تو یہ ہمارے لئے کافی نہیں۔

پس مَیں چاہتا ہوں کہ اگلے سال واقفین وقفِ جدید کی کلاس میں جو جنوری ۱۹۶۷ء سے شروع ہوگی۔ کم از کم ایک سو واقفین ہو جائیں اور جماعت کو چاہیئے وہ اس طرف متوجہ ہو۔"

نوٹ: معلوم ہوتا ہے کہ دیہاتی جماعتوں کے صدر صاحبان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس نہایت ضروری ارشاد کو کما حقہ احباب جماعت میں مشتہر نہیں کیا۔ کیونکہ ابھی تک صرف معدودے چند درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ نئی کلاس کے آغاز میں چونکہ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت خصوصاً عہدہ داران سے درخواست ہے کہ جلد از جلد اس طرف توجہ فرمائیں۔

مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقفِ جدید

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۱۰ر دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ:-

"خدا تعالیٰ کے فضل سے درد میں خاصا فرق ہے اور عام طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

• جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے بیگم صاحبہ محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کا ڈھاکہ میں ۱۲ر دسمبر کو اپریشن ہوتا ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے دعائیں کریں کہ خداوند کریم کامیاب اپریشن کے بعد ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

• ربوہ ۱۰ر دسمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ علالتِ طبع کے باعث کل نماز جمعہ پڑھانے تشریف نہیں لا سکے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ میں آپ نے رمضان کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے احادیث کی رو سے واضح فرمایا کہ صدق اور اخلاص کے ساتھ اس کی مخصوص عبادات بجا لانے سے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ آپ نے واضح فرمایا کہ ایک قصور ایسا ہے جو خدا کی راہ میں شہادت کا درجہ پانے والوں کو بھی معاف نہیں کیا جاتا اور وہ ہے قرض کی ادائیگی سے غفلت کیونکہ اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ پس رمضان کی برکات حاصل کرنے اور اپنی عبادات کو عند اللہ مقبول بنانے کے لئے ضروری ہے کہ حقوق العباد کو بھی پورے تعہد اور التزام سے ادا کیا جائے۔

حضرت المصلح الموعودؓ کی جاری فرمودہ تحریک

حضورؓ نے وقف جدید کے اجراء کا اعلان جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء پر کیا تھا۔ اس تحریک کے سپرد لوگوں کی اصلاح اور تعلیم و تربیت کا کام ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں وقفِ جدید نے نمایاں ترقی کی ہے۔ اور محدود وسائل سے خدا کی مخلوق کی بھلائی کے لئے سرگرم کوشاں ہے۔ آپ سے امید ہے کہ اس ادارہ کی مالی امانت فراکر عند اللہ ماجور ہونگے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ اپنے چندے اور عطایا مقامی جماعت کے سکرٹری صاحب مال کے ذریعہ بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۶۶ء

ابیٰ واستکبار کی ایک مثال

فاران نامی ایک ماہنامہ کراچی سے ماہر القادری صاحب جو مودودی صاحب کے مرید ہیں شائع کرتے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اس میں اور کیا کچھ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی زیارت کا پہلے موقعہ نہیں ہوا تھا مگر چند ماہ سے اس کو مخالفتِ احمدیت کا دورا پڑا ہوا ہے۔ اور مدیر صاحب الفضل کو اس کا ایک نمبر ضرور ارسال کرتے ہیں۔ جس میں آپ نقش اوّل کے کالم میں جماعت احمدیہ کے قابل احترام پیشوا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق توہین آمیز کلمات لکھتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں۔

اس قسم کے "نقش اوّل" میں جو کچھ بزعم خود احمدیت کے خلاف۔ مدیر ماہنامہ کے قلم سے ٹپکتا ہے وہ تو اس قابل نہیں ہوتا کہ کوئی شریف انسان اس کا نوٹس لے۔ کیونکہ اس کا زنگ۔ بیشتر ستیارتھ پرکاش اور راجپال اور بیشتر الیاس برنی صاحب کے "قادیانی مذہب" سے سرقہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس کو ہم "کعصفٍ ماکول" سمجھتے ہیں۔ اور اس وجہ سے بھی ناقابل اعتنا سمجھتے ہیں کیونکہ احمدی علماء نے اس ڈھول کا پول کافی کھول دیا ہوا ہے۔ تاہم فاران کے مدیر شہیر بار بار بعض اپنے پکوڑے بھی تلتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہم یہاں صرف ان باتوں کا حساب چکانا چاہتے ہیں۔

ان باتوں میں سب سے پہلی چیز جو ہم بیان کرنا چاہتے ہیں۔ وہ معاصر کے حسب ذیل الفاظ کے متعلق ہے۔

"سات آٹھ مہینے سے یہ اطلاعیں ہم تک تواتر کے ساتھ پہنچ رہی ہیں کہ قادیانی اپنے لٹریچر اور شخصی ملاقاتوں کے ذریعہ مسلک قادیانیت کی دعوت دے رہے ہیں اور ان کی سرگرمیاں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور اسی عرصہ میں خود ہمارے پاس قادیانیوں کی لاہوری جماعت کے صدر دفتر سے اور پھر قادیانیوں کے مرکز ربوہ سے ان کی کتابیں آئیں۔ اس طرح ان اطلاعوں کی پوری طرح تصدیق ہو گئی۔ حیرت ہے کہ انگریز کے دور میں قادیانی اپنے کفریہ مشن کی تبلیغ کرتے ہوئے جھجک محسوس کرتے تھے مگر پاکستان میں ان کی جرأتیں اتنی بڑھ گئی ہیں کہ وہ اہل ایمان کو گمراہ کرنے اور انہیں بے ایمان بنانے کے لئے کھلے بندوں قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور اس فتنہ کے عواقب سے بالکل بے پروا ہیں"۔ (فاران دسمبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۳)

ان الفاظ میں ماہر القادری صاحب یہ فرماتے ہیں کہ احمدی اپنے عقیدوں کی تبلیغ پاکستان میں کیوں کرتے ہیں۔ اس کا جواب صرف یہی کافی ہونا چاہیئے کہ جناب پاکستان کے قانون میں جس طرح مودودی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو اپنے لادینی عقیدے کی تبلیغ کی اجازت ہے۔ اسی طرح احمدیوں کو بھی تبلیغ السلام کی بھی اجازت ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ماہر القادری صاحب کے خیال میں احمدیوں کی تبلیغ اسلام مسلمانوں کے ایمان کو سلب کرتی ہے۔ تو ہم ان کی توجہ ان فتاوے کی طرف دلاتے ہیں۔ جو مودودی صاحب کے عقائد کے متعلق برصغیر پاک و ہند کے ان کے مسلمہ علماء نے دیئے ہوئے ہیں۔ ماہر القادری صاحب فرماتے ہیں۔

"قادیانیوں کی تردید میں بیسیوں کتابیں متعدد زبانوں میں لکھی گئی ہیں۔ لیکن وہ ہر کسی کو آسانی سے نہیں مل سکتیں۔ پروفیسر محمد الیاس برنی مرحوم کی تالیف "قادیانی مذہب" تک بازار میں نایاب ہے۔ اس صورت حال کا اندازہ کرنے کے بعد ہم نے اس کی شدید ضرورت محسوس کی کہ عوام مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچانے کے لئے قادیانیت کی تردید میں ایسے دلائل و شواہد ساتھ ہی خود انہی کی کتابوں کے منقولات جمع کر دیں، جن کے مطالعہ کے بعد جھوٹی نبوت سے مسلمانوں کی نفرت و بیزاری اور زیادہ شدید ہو جائے۔ اور وہ اس مسلک ضلال کے مبلغین اور دعوت دینے والوں کو سختی بلکہ درشتی ۴م

ہم کے ساتھ دھتکار دیں۔ تاکہ وہ پھر ایسا کرنے کی ہمت نہ کر سکیں اور انہیں اس بات کا اچھی طرح احساس ہو جائے کہ مسلمان کسی جدید نبوت اور مفروضہ مسیحیت موعود کے بارے میں ایک لفظ بھی سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور قادیانیت سے نفرت و بیزاری کو مسلمان اسلام و ایمان کا تقاضہ اور دلیل سمجھتے ہیں"۔

(فاران کراچی دسمبر ۱۹۶۶ء)

ہم ماہر القادری صاحب کے الفاظ میں عرض کرتے ہیں کہ "مودودیوں کی تردید میں بیسیوں کتابیں متعدد زبانوں میں لکھی گئی ہیں" لیکن ہم کو کوئی ضرورت نہیں ہے کہ ان کے نکتہ چینیوں کی تحریروں کو الفضل یا دیگر کسی احمدی جریدہ یا کتاب میں ایک جگہ جمع کر دیں تاکہ بقول ماہر القادری صاحب "مودودی صاحب کے لادینی نظریات" سے مسلمانوں کی نفرت اور بیزاری اور زیادہ شدید ہو جائے اور وہ اس مسلک ضلال کے مبلغین اور دعوت دینے والوں کو سختی بلکہ درشتی سے دھتکار دیں۔ تاکہ وہ پھر ایسا کرنے کی ہمت نہ کر سکیں اور انہیں اچھی طرح اس بات کا احساس ہو جائے کہ مسلمان مودودی صاحب کے لغو اور لادینی نظریات کے بارے میں ایک لفظ بھی سننے کے لئے تیار نہیں ہیں اور مودودیات سے نفرت کو مسلمان اسلام و ایمان کا تقاضہ اور دلیل سمجھتے ہیں۔ ذٰلک قال۔ ہم ایسے الفاظ لکھنے اس لئے پسند نہیں کرتے اور نہ ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ احمدیت کی حقانیت مودودی صاحب کے کافرانہ نظریات کے مقابلہ میں آگے ہی شاندار ہو کر نمودار ہوتی ہے اور لوگوں کو کھرے اور کھوٹے کے پرکھنے کا موقع بہم پہنچاتی ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ہمیں علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منکرین کے غصہ کا جواب موتوا بغیظکم دے کر خود ہی الیاس برنی اور ماہر القادری ایسے مونہہ پھٹ لوگوں کی جوابدہی سے حق کو ہمیشہ کے لئے فارغ کر دیا ہوا ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انکار و استکبار کے مریضوں کا پورا پورا اور کما حقہ حلیہ اور صفات قرآن کریم میں بیان فرما دی ہوئی ہیں اور جس انسان میں وہ ظہور کرتے ہیں اس کو پہچاننا کسی حق شناس کے لئے مشکل نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو گالیاں دینے والے اللہ تعالیٰ نے ایک غرض کے لئے پیدا کئے ہیں چنانچہ حضرت آدم سے پہلے ہی ابلیس موجود تھا اور

ابیٰ واستکبر وکان من الکافرین۔

اس کا مدرخشان ہے کہ (راقم)

تو پہلے غیب پہ حق الیقین پیدا کر

ہو میں ولولۂ متقین پیدا کر
ہو جس میں فصلِ عمل وہ زمین پیدا کر

ارادہ خام ہے تیرا لقائے حق کے بغیر
تو پہلے غیب پہ حق الیقین پیدا کر

ہے کشف و رویا و الہام و وحی دیں کی اساس
اساسِ محکم دینِ مبین پیدا کر

نظامِ دینِ متیں ہے خلافتِ اسلام
شعورِ رشتۂ حبل المتین پیدا کر

یہ سجدہ گاہِ مسیح زماں ہے اے تنویر
اس آستانے کے لائق جبین پیدا کر

تنویر

دارالافتاء ربوہ

رمضان کے روزے

قدرت نے انسان کی اصلاح کے لئے جو راہیں تجویز کی ہیں ان میں روزہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ دنیاوی لحاظ سے جہاں روزہ شجاعت اور ایثار جیسی اعلےٰ صفات کا موجب بنتا ہے وہاں روحانی لحاظ سے خود اللہ تعالےٰ اس کی جزا بنتے ہیں۔ یعنی لقاء الٰہی اور روحانی مشاہدات کی نعمت سے انسان کو نوازا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ الٰہی منشاء کے ماتحت چھ ماہ کے روزے متواتر رکھے اس کے نتیجہ میں جو روحانی فیوض آپ پر نازل ہوئے ان کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"اس اثناء میں عجیب عجیب مکاشفات مجھ پر کھلے۔ بعض گزشتہ انبیاء سے ملاقاتیں ہوئیں ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مع حسنین وعلی رضی اللہ عنہم و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا۔ یہ خواب نہ تھی بلکہ بیداری کی ایک قسم تھی علاوہ ازیں انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آئے تھے جن کا بیان کرنا طاقتِ تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے تھے جن میں سے بعض چمکدار اور بعض سبز و سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا۔ اور دنیا میں کوئی بھی ایسی لذت نہیں ہوتی جیسا کہ اس کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال میں ہے کہ وہ ستون خدا اور روح کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت میں ظاہر کئے گئے تھے یعنی وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا۔ اور دوسرا وہ نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونوں کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔"

غرض روزہ ایک ابدی اور فطری صداقت ہے جس میں بے شمار کمالات پوشیدہ ہیں اس لئے ہر آسمانی مذہب نے کسی نہ کسی شکل میں روزہ کو اپنے روحانی احکام کا جزو بنایا ہے اور اسلام کی تاریخ کا تو نقطۂ آغاز ہی روزہ ہے۔ "ابن اسحٰق کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر سال رمضان کے مہینہ میں غارِ حرا میں روزہ کے ساتھ اعتکاف کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک سال آپ اپنے دستور کے مطابق اعتکاف میں تھے کہ حضرت جبریل آپ کے پاس آئے اور پہلی وحی آپ پر نازل ہوئی۔"

گویا ایک عظیم الشان کلام اور دائمی مذہب کی بنیاد جس عبادت پر رکھی گئی وہ روزہ تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ روزہ ایک ایسا بابرکت سورج ہے جس کی شعاعیں انسانیت کی تکمیل کا باعث ہیں اور اس کی فرحت بخش حرارت حق کی تلاش کے بیج کو نمو عطا کرتی ہے۔ اور ان شعاعوں کی روشنی میں ہی وہ بڑھتا پھلتی اور پھولتی ہے۔ کٹھن راہیں آسان سے آسان تر نظر آنے لگتی ہیں۔ شہوات کے طوفان تھم جاتے ہیں ظلمات کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور منزلِ مقصود یعنی تخلیق انسانیت کا مقصد اعلیٰ بالکل صاف سامنے نظر آنے لگتا ہے۔

رمضان کے روزے کب فرض ہوئے

روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں شامل ہے۔ خداوند تعالےٰ نے ان روزوں کے لئے وہی مہینہ انتخاب کیا جس میں آپ ہر سال اعتکاف کرتے تھے۔ ۲ھ میں اللہ تعالےٰ نے مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

یاایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدیً للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ۔

یعنی اے وہ جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر فرض تھے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا تم تقوےٰ کی نعمت سے سرفراز کئے جاؤ۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہونا شروع ہوا یہ قرآن لوگوں کے لئے ہدایت اور فرقان اور ہدایت کی بینات پر مشتمل ہے۔ پس جو شخص تم میں سے اس مہینہ میں موجود ہو وہ اس میں روزے رکھے۔

رمضان کی وجہ تسمیہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالےٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔ روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارت دینی ہوتی ہے۔ رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر گرم ہوتے ہیں۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔

رمضان کا چاند

رمضان کے چاند دیکھنے کا اہتمام سنت ابرار ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین رمضان کے چاند کا انتظار اس اشتیاق سے کرتے جیسے کسی معشوق کی آمد ہے۔ ایک خاص ہماہمی اور گہما گہمی ہوتی تھی۔ اور ایک خاص ذوق وشوق رمضان کی برکات کے حصول کے لئے ان میں پیدا ہو جاتا تھا جس رات رمضان کا چاند نظر آتا اسی رات سے قیام اللیل پر عمل شروع ہو جاتا رات کو جاگنا کثرت سے نوافل پڑھنا تراویح کا اہتمام کرنا قرآن پڑھنا اور سننا اور ذکرِ الٰہی کرنا اس کے بعد تھوڑی دیر سو کر نماز تہجد اور سحری کے لئے اٹھ بیٹھنا ان ہی مشاغل میں ان کی رات بسر ہو جاتی اور ہر رات ان کا یہی معمول رہتا۔

روزہ کے احکام

رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ فان غمی علیکم فاکملوا عدۃ شعبان ثلاثین۔

یعنی چاند دیکھ کر روزے رکھنے شروع کرو۔ اور شوال کا چاند نظر آنے پر روزے ختم کرو۔ اگر بادل کی وجہ سے معاملہ مشتبہ رہے اور چاند نظر نہ آسکے تو پھر شعبان کے تیس دن شمار کرو۔ اسی طرح اگر شوال کے چاند میں دقت پیش آئے تو رمضان کے تیس روزے پورے کرو۔

اگر ایک گاؤں کے لوگ چاند دیکھ لیں تو دوسرے گاؤں والے جنہوں نے چاند نہیں دیکھا۔ چاند دیکھنے والوں کے مطابق عمل کریں۔ اگر مطلع ابر آلود ہو اور حالت مشتبہ ہو۔ اور ایک شخص آکر گواہی دے کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ تو اس کی گواہی کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور اگر انہی حالات میں عید کے چاند کے متعلق دو آدمی گواہی دیں کہ انہوں نے عید کا چاند دیکھا ہے تو ان کی گواہی تسلیم کی جائے گی لیکن اس کے لئے صرف ایک آدمی کی گواہی کافی نہیں ہوگی۔ اور اگر مطلع صاف تھا تو پھر ایک یا دو آدمیوں کی گواہی معتبر نہ ہوگی بلکہ ایک جم غفیر کی گواہی کی ضرورت ہوگی۔ سحری کے وقت یعنی طلوع فجر سے کچھ دیر پہلے اٹھنا اور حسبِ خواہش اور حسبِ پسند کھانا کھا کر روزہ کی نیت کرنا بڑے ثواب کا موجب ہے۔ بغیر کچھ کھائے روزہ رکھ لینا یا بہت سویرے کھانا کھا لینا پسندیدہ نہیں سمجھا گیا۔ بہرحال صبح کے طلوع ہونے سے پہلے روزہ کی نیت زیادہ بہتر ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "جو شخص فجر سے پہلے روزہ کی نیت نہیں کرتا اس کا روزہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اسی طرح حضرت زید کی روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر آپ نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہوئے۔ حضرت انس رضؓ نے حضرت زیدؓ سے پوچھا سحری کھانے اور نماز میں کتنا وقفہ تھا تو آپ نے فرمایا پچاس آیتیں پڑھنے پر جتنا وقت صرف ہوتا ہے اندازاً اتنا

وقف تھا۔

روزہ کیا ہے؟

طلوع فجر سے لے کر سورج غروب ہونے تک نہ کھانا نہ پینا اور نہ ہی اپنی بیوی سے ہمبستر ہونا بشرطیکہ اس میں نیت اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو روزہ کہلاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ضروری ہے کہ ہر قسم کی برائیوں سے گپ بازی سے اور فضول اور لغو کاموں سے انسان باز رہے۔ سارا دن ذکرِ الٰہی اور اللہ تعالےٰ کی یاد میں بسر کرے۔ یعنی خواہ وہ کوئی دنیوی کام ہی کر رہا ہو۔ اللہ تعالےٰ کی یاد اس کے دل سے محو نہ ہو۔ حقیقی روزہ اسی کا نام ہے۔ صرف بھوکا پیاسا رہنا اور اپنی بدعادات کو ترک نہ کرنا روزہ کے مقصد کو پورا نہیں کرتا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔

من لم یدع قول
الزور والعمل بہ
فلیس للہ حاجۃ ان
یدع طعامہ وشرابہ

یعنی جو شخص جھوٹ اور اس پر عمل کو ترک نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ کو ایسے شخص کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ رمضان کے دنوں میں صدقہ وخیرات بھی کثرت سے کرنی چاہیئے۔ انسان کا ہاتھ کھلا رہے اور دوست احباب کی خاطر و مدارات میں بھی سبقت دکھائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رمضان کی ہر رات میں آپ پر جبریل نازل ہوتے اور ان دنوں میں آپ یوں سخاوت کرتے جیسے تیز ہوا چلتی ہے۔

روزہ کی حالت میں بھول کر کچھ کھا لینا

اگر یاد نہ رہے اور بھول کر انسان کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ علیحالہٖ باقی رہے گا اور کسی قسم کا نقص اس کے روزے میں واقع نہیں ہوگا بلکہ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ اگر کوئی بھول کر کھانے پینے لگ جائے تو پاس کے لوگوں کو اسے یاد نہیں دلانا چاہیئے اللہ تعالےٰ اسے کھلا رہا ہے۔ پھر انہیں کیا ضرورت پڑی کہ وہ اس میں روک ثابت ہوں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اذا اکل الصائم ناسیًا
اوشرب ناسیًا فانما
ھو رزق ساقہ اللہ
الیہ ولا قضاء علیہ
ولا کفارۃ۔

کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اسے پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ تو رزق تھا جو اللہ تعالےٰ نے اسے دیا۔ نہ اس پر قضا ہے نہ کفارہ ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً روزہ یاد تھا لیکن کلی کی غرض سے منہ میں پانی ڈالا اور پانی اندر چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ تو اس کی قضا ضروری ہوگی۔ لیکن نہ وہ گنہگار ہے اور نہ اس پر کفارہ ہے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑ دینا

جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑے وہ سخت گنہگار ہے۔ ایسے شخص پر علاوہ توبہ کفارہ واجب ہوگا۔ یعنی پے در پے اسے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا۔ یا ہر مسکین کو دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ توبہ کے مسلہ میں اصل چیز حقیقی ندامت ہے جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس میں ساٹھ روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینے کی استطاعت نہ ہو۔ تو اسے اللہ تعالےٰ کے رحم اور اس کے فضل پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اس صورت میں استغفار ہی اس کے لئے کافی ہوگا۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دہائی دینے لگا۔ یا حضرت میں ہلاک ہو گیا۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کس نے تجھے ہلاک کیا ہے۔ اس نے عرض کی۔ حضورؐ روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے۔ اس نے عرض کی نہیں۔ پھر حضورؐ نے پوچھا ساٹھ روزے مسلسل رکھ سکتا ہے اس نے کہا حضورؐ نہیں۔ اگر ایسا ہو سکتا اور شہوانی جوش کو روک سکتا تو یہ غلطی ہی کیوں سرزد ہوتی حضورؐ نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا غربت ایسا کرنے سے مانع ہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو پھر بیٹھو اتنے میں کوئی شخص ایک ٹوکری کھجوروں کی لے آیا۔ آپؐ نے فرمایا اٹھا لے اسے اور کھلا دے یہ مسکینوں کو۔ ٹوکری لے کر عرض کرنے لگا مجھ سے زیادہ اور کون غریب ہوگا۔ مدینہ بھر میں سب سے زیادہ محتاج ہوں۔ حضورؐ اس کی اس عرض پر کھل کھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا جاؤ اپنے اہل وعیال کو ہی کھلا دو۔

وہ امور جن کے متعلق عوام سمجھتے ہیں کہ ان سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

پچھنے لگوانا۔ قے کرنا۔ دن کو سرمہ لگانا معمولی اپریشن کرانا کلوروفارم سونگھانا۔ روزہ کی حالت میں ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ انہیں پسند نہیں سمجھا گیا۔ اس لئے اس قسم کی باتیں مکروہ ہیں۔ ان کے علاوہ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ خوشبو لگانا۔ داڑھی اور سر میں تیل لگانا۔ بار بار نہانا۔ آئینہ دیکھنا۔ مالش کرانا۔ پیار سے بوسہ لینا۔ ان میں سے کوئی فعل بھی منع نہیں نہ ان سے روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جنابت کی حالت میں اگر نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ کی نیت کر سکتا ہے۔

مرض اور سفر کی حالت میں روزہ

روزہ کا اجر عظیم ہے۔ اور امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔ اس لئے انسان کو دعا مانگنی چاہیئے کہ

"الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ
ہے۔ میں اس سے محروم
رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم
کہ آئندہ سال رہوں یا
نہ رہوں۔ یا ان فوت شدہ
روزوں کو ادا کر سکوں یا
نہ کر سکوں۔ یقین ہے کہ ایسے
قلب کو خدا طاقت بخش
دے گا۔ لیکن اس کے باوجود
اگر تقدیر الٰہی غالب آئے
اور انسان بیمار ہو جائے تو یہ
بیماری اسکے حق میں رحمت ہو جاتی ہے
کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے
جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا
ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت
درد دل سے تھی کہ کاش میں
تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا
اس کا دل اس بات کے لئے گریاں
ہے تو فرشتے اس کے روزے
رکھیں گے۔"

بہرحال بیمار ہونے یا سفر کی حالت میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لیس من البر الصیام فی السفر یعنی سفر کی حالت میں روزہ رکھنا نیکی نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے:۔

"قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے
کہ مریض اور مسافر روزہ نہ
رکھے۔ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو
انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا
اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو
راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کی
اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا
چاہتا۔ یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالےٰ
کی اطاعت امر و نہی میں سچا ایمان ہے۔"

علاوہ ازیں حائضہ اور نفاس والی عورت بھی روزہ نہیں رکھ سکتی۔ ایسے ہی حاملہ اور دودھ پلانے والی بھی روزہ نہ رکھے۔ لیکن بعد میں جب یہ عذر نہ رہیں۔ یعنی بیمار تندرست ہو جائے۔ مسافر اپنے گھر پہنچ جائے یا کسی جگہ پندرہ یا پندرہ سے زائد دن ٹھہرنے کا ارادہ کر لے۔ حائضہ حیض سے پاک ہو جائے۔ نفاس کے دن ختم ہو جائیں حاملہ کے بچہ پیدا ہو جائے یا دودھ پلانے والی دودھ پلانا بند کر دے۔ اس حالت میں ان لوگوں پر چھوڑے ہوئے روزوں کی قضا واجب ہوگی۔ اور یہ روزے دوبارہ انہیں رکھنے ہوں گے!

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

(حضرت مسیح موعودؑ)

کون نہیں جانتا کہ خدا تعالےٰ کے مامور کا کلام بڑا ہی زندگی بخش ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اسی زمانہ کے مامور من اللہؑ نے اپنی کتب کے مطالعہ کی طرف بار بار توجہ دلائی۔ چنانچہ ماہنامہ "انصار اللہ" کا ہر پرچہ حضرت مسیح موعودؑ کے زندگی بخش کلام کے جواہر پاروں سے پُر ہوتا ہے۔ لہذا وہ بڑا ہی خوش بخت انسان ہے جو چند پیسوں کے عوض اِن خزائن سے جھولیاں بھرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

خاکسار: محمد رفیق
اسسٹنٹ مینجر ماہنامہ انصار اللہ

جماعت احمدیہ کا دائمی مرکز ـــ قادیان

ایک مخالف احمدیت اخبار کے تاثرات

(از مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ ربوہ)

سرزمین قادیان سے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا چشمۂ علم و ہدیٰ ظہور پذیر ہوا اور اسے حضرت مسیح مہدی موعود (۱۸۳۵ء تا ۱۹۰۸ء) کے مولد و مدفن ہونے کا بھی عظیم شرف حاصل ہے۔ جماعت احمدیہ کے اس دائمی مرکز قادیان میں اس ہفتہ (۱۶ تا ۱۸ دسمبر ۱۹۶۶ء) احمدیہ جماعت کا ۷۵واں سالانہ جلسہ منعقد ہوا ہے جس میں بھارت کے طول و عرض ہی سے نہیں بلکہ غیر ممالک سے آئے ہوئے بہت سے احمدیوں کے علاوہ پاکستان سے بھی ایک سو احمدیوں کا ایک قافلہ شرکت کے لئے پہنچا ہے۔

۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے وقت جہاں دیگر بہت سے مسلمان اپنے مقدس مقامات کو چھوڑ کر پاکستان آگئے تھے وہاں شدید خطرے کے حالات میں اپنی جانیں گویا ہتھیلی پر رکھتے ہوئے جماعت کے جانثاروں نے اپنے دائمی مقدس مرکز قادیان کی حفاظت سے منہ نہ موڑا۔ چنانچہ ہر قسم کی تکالیف اور صعوبتیں جھیل کر ۳۱۳ کی تعداد میں وہ وہاں دھونی رما کے درویشانہ اور زاہدانہ رنگ میں مقامات مقدسہ کی حفاظت و عبادت الٰہیہ میں مشغول ہوگئے۔ اور حق یہ ہے کہ جہاں ان سرفروشان نے جنہیں حضرت مسیح موعود بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد علیہ السلام کے ایک الہام کی روشنی میں درویش کے مقدس لقب سے یاد کیا جاتا ہے قادیان کے مقامات مقدسہ کی حفاظت کا عزم صمیم لے کر ہر قسم کے خطرات کی مردانہ وار مواجہت کی ٹھان لی وہاں خدا تعالیٰ نے بھی اپنے مسیح محمدی کی بستی میں اس کے مقدس مقامات کی خاطر اور ان کی برکت سے ان درویشوں کی حفاظت کا گویا ذمہ لے لیا۔

چنانچہ مشرقی پنجاب میں یہ درویش فی الواقع اسلامی روشنی کا مینار ثابت ہوئے۔ پنجوقتہ اذانیں اور باجماعت نمازیں ان درویشوں کے ذریعہ بدستور قائم اور اسلام و قرآن کی تبلیغ و اشاعت دائم چلی آرہی ہے۔ پھر ان کے ذریعہ ابتداء تقسیم ہی سے شدائد و مصائب میں گھر جانے والے بہت سے مسلمان مرد و زن حصار عافیت میں آگئے۔

اس سلسلہ میں احراریوں کے اخبار "آزاد" لاہور کا ایک نوٹ جو اس نے اپنی اشاعت ۲۷ مئی ۱۹۴۸ء میں بعنوان "مشرقی پنجاب کے سجادہ نشین" لکھا تھا۔ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ایک شدید معاند احمدیت اخبار کا یہ نوٹ جماعت احمدیہ کے برحق اور خدا تعالیٰ ...

. . . .

کی تائید یافتہ جماعت ہونے کا ایک روشن ثبوت ہے ؎

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار
(درثمین)

اور یہ اس بات کا بھی روشن ثبوت ہے کہ اسلام کی حفاظت اور اس کی ترقی ایک واجب الاطاعت امام اور خلافت کے وجود سے ہی وابستہ ہے۔ کہ اسکے بغیر انتشار و بے اتفاقی اور بے بسی کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ اخبار آزاد کا نوٹ درج ذیل ہے:۔

اخبار آزاد کا نوٹ

"مشرقی پنجاب کے عوام تو خیر عوام ہی تھے اگر انہوں نے پولیس اور فوج اور مسلح انسانوں کے ہجوم سے گھبرا کر ہجرت اختیار کی تو ظاہر ہے کہ وہ مجبور تھے۔ لیکن جس بزدلی سے مسجدوں کے اماموں۔ خانقاہوں کے مجاوروں اور اہل شریف و آل شریف کے سجادہ نشینوں نے فرار اختیار کیا وہ اسلام کی عمر بھر کی تعلیم کے صریحاً خلاف تھا۔ تمام عمر اوقاف کی کمائی اپنے نفس پر صرف کر کے شعائر اللہ کو کافروں کے حوالہ کر دینا اور خود بھاگ نکلنا قابل شرم فعل ہے۔ خواجہ بختیار کاکی" دہلی کے سجادہ نشین صاحب جو اس مقدس تربت کی کمائی تمام عمر کھاتے رہے یوں بھاگ گئے کہ بستی کے لوگوں سے فرمایا کہ حضرت صاحب نے خواب میں حکم دیا ہے کہ میں پاکستان جا رہا ہوں تم بھی چلو۔ اجمیر کے متعلق حال

ہی میں حیدرآباد سندھ کے متولیوں کا ایک پوسٹر آیا تھا جس میں درج تھا کہ خواجہ اجمیر کا عرس دارالکفر کی بجائے دارالاسلام میں منایا جا رہا ہے اور تمام اہل اسلام کو دعوت شمول ہے۔ امام ناصر الدین جالندھر کا روضہ آج بے یار و مددگار پڑا ہوا ہے مجدد الف ثانی کے مزار اقدس پر آج نہ کوئی چراغ جلانے والا ہے اور نہ کوئی پھول چڑھانے والا ہے۔ اور ملحقہ مسجد میں آذان دینے والا ہے۔ اسی طرح ہزاروں مساجد جن میں کئی مسجدیں۔ یادگاریں ہوئی پڑی ہیں۔ اور ان گنت اپنی حرمت کھو کر گوردوارے میں تبدیل ہو چکی ہیں۔ بعض کو گھروں کی شکل دیدی گئی ہے۔ اور بہت سی اصطبلوں اور پاخانوں میں بدل دی گئی ہیں کیا ان مساجد اور معابد کے ٹھیکیداروں کو علم ہے کہ ان کے اس اسلام پر خود کفر کی جبیں سے عرق ندامت کے قطرے جھلکتے ہیں۔

ان سطروں کے لکھنے کی ضرورت اس لئے لاحق ہوئی کہ "انقلاب" کی تازہ اشاعت میں ایک قادیانی ملک صلاح الدین ایم اے کا ایک مکتوب چھپا ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ آج بھی (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے مزار کی حفاظت کے لئے وہاں جانثار مرزائی موجود ہیں۔ اور اب بھی وہاں کی مسجدوں میں اذان دی جاتی ہے۔ ایک طرف نبوت باطلہ (نقل کفر کفر نہ باشد) کے پیروؤں کا اعتقاد دیکھئے کہ وہ اپنے "مقدس مقام" کی حفاظت کے لئے اب تک ڈٹے ہوئے ہیں اور اپنی مسجدوں کی آبرو کو بچائے رکھا ہے۔ لیکن ذرا ان سے بھی پوچھئے جو درگاہ امام ناصر مزار مجدد الف ثانی" اور اسی طرح دوسرے سینکڑوں اہل اللہ کے مقبروں کی آمدنی ڈکارتے رہے اور اب دارالکفر کی بجائے دارالاسلام میں عرس منا کر ضعیف الاعتقاد مریدوں کی جیبیں ٹٹول رہے ہیں

ملک صلاح الدین قادیانی کے مکتوب کی عبارت کے بعض حصص حسب ذیل ہیں:

"ہم قریباً سوا تین سو احمدی مسلمان قادیان ضلع گورداسپور میں مقیم ہیں ابتداء میں تو ظاہری حالات کے ماتحت قریباً یقین تھا کہ ہم موت کے گھاٹ اتار دئے جائیں گے لیکن اب حالات روز بروز سدھرتے جاتے ہیں ـــ ہمارے یہاں قیام سے بفضلہ تعالیٰ

ہوا ہے۔ چونکہ کشمیر کی سرحد اس ضلع سے ملتی ہے اس لئے اس ضلعے کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اور یہاں پاکستان کی ملٹری یا پولیس مستورات کو نکالنے کے لئے نہیں آسکتی۔

گذشتہ اکتوبر سے اس وقت تک ہمارے قریب کے دیہات سے پولیس نے صرف چار پانچ عورتیں برآمد کی ہیں۔ لیکن چونکہ خدا کے فضل سے اس وقت بھی قادیان میں چار جگہ سے اذان بلند ہوتی ہے۔ اسلئے جب متعدد مسلمان عورتوں کو اذان سنکر معلوم ہوا کہ ہم یہیں ہیں تو وہ موقع پاکر ہمارے پاس پہنچ گئیں۔ بعض کو عیسائی ہمارے پاس پہنچا گئے۔ بعض کو خود بعض شریف مزاج سکھ پہنچا گئے بعض چونکہ دیہات پر حملہ ہونے کے وقت قادیان آکر ٹھہری تھیں۔ اس لئے انہیں علم تھا کہ یہ بھی مسلمانوں کا مرکز ہے یا انہوں نے غیر مسلموں سے قادیان کا ذکر سنا تھا وہ چھپ چھپا کر موقعہ پاکر بھاگ آئیں۔

خوف کی وجہ سے مذہب تبدیل کرنے والے مسلمان قریباً اسی کی تعداد میں ہمارے پاس آئے اور ہم نے ان کی رہائش اور خوراک کا انتظام کیا اور جب ہمارے ٹرک قادیان آتے تھے تو ہم انہیں بحفاظت پاکستان پہنچا دیتے تھے اور اب سپیشل پولیس کے ذریعے انہیں پاکستان بھجوا دیا جاتا ہے۔ اور ان کے اقارب کو خطوط۔ تار اور فون کے ذریعے اطلاع دی جاتی ہے۔ گردونواح کے قادیان کے علاوہ ان عورتوں میں کئی ہوشیارپور امرتسر۔ فیروزپور۔ سیالکوٹ کے اضلاع اور ریاست جموں کی تھیں"

کیا اس خط کے بعد مشرقی پنجاب کے سجادہ نشین اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ ان کے دل میں بھی اسلام ہے ؎

اس مسلماں سے سو بار ہے کافر اچھا
جس مسلماں کے پیش نظر انجام نہ ہو

(احراری اخبار "آزاد" لاہور ۲۷ مئی ۱۹۴۸ء)

قادیان شریف میں اسکے مقدس مقامات کی حفاظت اور ان کی برکات سے استفادہ کے لئے بفضلہ تعالیٰ احمدیوں کی تعداد جو وہاں مستقل طور پر بودوباش رکھتے ہیں سال بسال ترقی کرتی گئی ہے۔ چنانچہ اب ان کا شمار ۳۱۳ کی بجائے ایک ہزار کے لگ بھگ ہے اور سالانہ جلسہ جو اس ہفتہ وہاں ہوا ہے۔ اس میں شامل ہونیوالوں کی تعداد تو ہزاروں تک پہنچ رہی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کو اپنے واجب الاطاعت امام حضرت مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سرکردگی میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی دیتا چلا جائے اور درویشان قادیان اور مقامات مقدسہ کا ہمیشہ اور ہر طرح حافظ و ناصر رہے اور ہر قسم کی روکوں کو اپنے فضل سے جلد زائل فرمائے

اللّٰھم آمین۔

اطفال الاحمدیہ! رمضان المبارک سے پہلے ہی چندہ وقف جدید کی ادائیگی سے فارغ ہو جائیں
(مہتمم اطفال الاحمدیہ مجلس مرکزیہ ربوہ)

معیاری وعدہ جات تحریک جدید؟

سیدنا حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اگرچہ تحریک جدید میں شمولیت کی شرط پوری کرنے کے لئے پہلے اقل ترین پانچ روپے اور پھر دس روپے مقرر فرمائے تھے مگر زیادہ زور اس بات پر دیا کہ احباب کرام اپنی مالی حیثیت کے مطابق چندے دیں۔ چنانچہ حضور نے درجہ بدرجہ معیاری وعدوں کو معین فرمایا۔ حتیٰ کہ آخری درجہ ماہوار آمد کا پانچواں حصہ بیان فرمایا۔ اس سے کم وعدہ معیاری وعدہ نہیں کہلا سکتا۔ سو دوست سعیٔ بلیغ فرمائیں کہ تحریک جدید کا وعدہ کم از کم اس قدر ضرور ہو جتنا کہ ان کی ماہوار کا پانچواں حصہ بنتا ہے۔ یہ پانچواں حصہ سال میں ایک مرتبہ یکمشت یا قسطوار دینا ہوتا ہے۔ اتنے بڑے پاکیزہ مقصد کے لئے یہ کوئی بڑی قربانی نہیں۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کی اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے سال نو کا وعدہ کرے۔

تحریک جدید کے ایک انسپکٹر محمد یوسف صاحب نے اطلاع دی ہے کہ رحیم یار خاں کے ضلع میں انہوں نے اس بارہ میں بڑا تعاون پایا ہے اور خاص طور پر جماعت ڈھنڈی نے بڑا نیک نمونہ قائم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مخلصین کو اجر عظیم سے نوازے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

جماعت احمدیہ راولپنڈی میں وعدہ جات تحریک جدید کی مہم

مکرم چوہدری احمد جان صاحب (امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی) مطلع فرماتے ہیں کہ انہوں نے تحریک جدید کے نئے سال کے وعدہ جات کو قابل قدر معیار تک پہنچانے کے لئے ایک دس نکاتی پروگرام مدنظر رکھا ہے۔ جن میں سے چیدہ چیدہ نکات حسب ذیل ہیں۔

(۱) اپنی روحانی نسل جاری رکھنے کے لئے ہر احمدی مرد و عورت کم از کم ایک مزید ممبر چندہ دینے والا تیار کرے۔

(۲) دفتر سوم کو مضبوط کیا جائے۔ نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو اس میں شامل کیا جائے۔

(۳) جماعت میں بیداری پیدا کرنے کے لئے ہر حلقہ میں جلسے کئے جائیں۔

(۴) تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ دعا کا ہے۔ اس مطالبہ پر عمل کیا اور کرایا جائے۔ کیونکہ یہی فتوحات کی کنجی ہے۔

دیگر جماعتیں بھی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی سابقہ ہدایات اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ مندرجہ یکم دسمبر ۱۹۶۶ء کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اپنے مقامات پر وعدوں کی مہم کو چلائیں۔ اور جلد از جلد اسکو تکمیل تک پہنچا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تلاش گمشدہ

ایک احمدی لڑکا طاہر احمد عرف طاہری ولد محمود احمد صاحب سکنہ چک $\frac{3}{E.B}$ ۱۲۵ ڈاکخانہ ... $\frac{5}{E.B}$ ۵۳۹ ضلع ملتان گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ جس بھائی کو ملے۔ مہربانی فرما کر بذریعہ ... ڈاکٹر نصیر احمد صاحب کے ہاں پہنچا دیویں۔ آمد و رفت کا خرچ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب ادا کر دیں گے۔ حلیہ: عمر ۱۲ سال رنگ گورا قد ۵ فٹ۔ کوٹ سرخ بلیزر بینی کالج یونیفارم کوٹ۔ قمیص بسکٹ۔ سفید پاجامہ۔ پانچویں جماعت کا طالبعلم ہے۔ (عبدالکریم امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان)

نظارت اصلاح وارشاد کا مفت لٹریچر

ہمارے پاس مفت اشاعت کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے۔ اس میں سے جا عنوان کو جس کی ضرورت ہو طلب فرمالیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے عقائد
۲۔ وفات مسیح علیہ السلام
۳۔ اسلام کا عالمگیر غلبہ
۴۔ ہماری تعلیم
۵۔ پردہ
۶۔ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی پیشگوئی
۷۔ حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکرؓ سے برضا و رغبت بیعت
۸۔ ہمارا مذہب۔
۹۔ طریق استخارہ
۱۰۔ حضرت مسیح مشرق میں
۱۱۔ رفع عیسیٰ علیہ السلام
۱۲۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کا مقام
۱۳۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا عدیم المثال مقام
۱۴۔ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
۱۵۔ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ کا پاک نمونہ۔

ناظر اصلاح وارشاد

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان اور اس کا نصاب

شعبہ تعلیم ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت انشاء اللہ العزیز ۲۲ر فروری ۱۹۶۷ء کو امتحان لیا جائے گا۔ بڑے اور چھوٹے گروپ کیلئے نصاب مندرجہ ذیل ہوگا۔

ناصرات الاحمدیہ چھوٹا گروپ

۱۔ کتاب ہمارا آقا نصف صفحہ ۴۸ "نوجوانوں کا حلف" تک
۲۔ التحیات تک نماز باترجمہ
۳۔ کھانا کھانے کے بعد کی دعا۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔ چاند دیکھنے کی دعا

بڑا گروپ

۱۔ قرآن کریم۔ پہلا پارہ۔ نصف باترجمہ
۲۔ تاریخ احمدیت۔ (یہ کتاب ناصرات کے لئے عنقریب شائع ہوگی)
۳۔ دعا نماز جنازہ۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا۔ روزہ کھولنے کی دعا

تمام سیکرٹریان بچیوں کو مندرجہ بالا نصاب کی تیاری کرائیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ بچیاں اس امتحان میں شریک ہوں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

مکرم سید اکبر علی شاہ صاحب مرحوم

مکرم سید اکبر علی شاہ صاحب ۲۰ر نومبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار ۳ بجے بعد دوپہر بعمر ۷۰ برس وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص نڈر اور بارعب شخصیت تھے قریباً آٹھ سال تک بیمار رہے۔ اعصابی بیماری کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور تھے اس لمبے عرصہ کو نہایت ہی صبر سے گزارہ۔ دعا گو اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ نہ صرف اپنے گاؤں میں بلکہ قرب و جوار کے دیہات میں بھی مرحوم کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ پیغام حق بڑی حکمت سے ہر ایک ملنے والے کو پہنچاتے تھے۔ گاؤں میں اگر کوئی جھگڑا ہوتا تو بڑے احسن طریق سے نپٹا دیتے۔ کسی کو جرأت نہ ہوتی کہ ان کے فیصلہ کو رد کر سکے۔ پہلے آپ شیعہ فرقہ کی طرف مائل تھے۔ لیکن جب مجھے احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تو میری تبلیغ سے احمدیت کی طرف مائل ہو گئے۔ لیکن بعض مجبوریوں کی وجہ سے جلد بیعت نہ کر سکے۔ ایک دفعہ اپنے چھوٹے بھائی سید حسین علی شاہ صاحب کو جو ان دنوں لاہور پولیس میں ملازم تھے ملنے کے لئے گئے تو بغیر ان کے بتلائے ہی قادیان دارالامان حاضر ہو کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دستی بیعت سے مشرف ہو گئے۔ مرحوم ذکر کیا کرتے تھے کہ حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اور مکرم حکیم محمد عبداللطیف صاحب شاہد گجراتی نے مجھے بڑے عمدہ طریق سے تبلیغ کی تھی۔ مرحوم کے احمدی ہو جانے کے بعد ان کے چھوٹے بھائی سید حسین علی شاہ صاحب نے بھی کچھ عرصہ بعد بیعت کر لی۔ اس وقت مرحوم کے خاندان میں قریباً ستر افراد احمدیت میں داخل ہیں۔ مرحوم کو سیدنا حضرت اقدس مسیح الموعود علیہ السلام کے ملفوظات سننے کا بڑا شوق تھا۔ میں انہیں ہر روز باقاعدگی سے حاضر ہو کر الفضل اور حضور علیہ السلام کی بعض کتب سنایا کرتا تھا اسی طرح درثمین کے اشعار سننے کا بھی بڑا شوق تھا۔ مرحوم نے ایک بیٹا۔ ایک بیٹی۔ تین پوتے دو نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ نماز جنازہ میں صرف آٹھ دوست شامل ہو سکے ہیں۔ اسلئے احباب جماعت سے مرحوم کے جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔ (محمد بدرالدین صدر جماعت جماعت احمدیہ کیرانوالہ سیداں ... ضلع گجرات)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن ۹ر دسمبر۔ حکومت شام نے برطانوی تیل کمپنی "عراق پٹرولیم کمپنی" کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور اس کی تمام املاک ضبط کر لی گئی ہیں۔ ان املاک میں پانچ سو میل لمبی پائپ لائن، مشینری، تمام پمپنگ مشین، تیل کے ذخائر اور بندرگاہ پر تیل کے لادنے اور اتارنے والا تمام سامان شامل ہے۔ یہ اقدام اس لئے کیا گیا ہے کہ کمپنی کے ذمہ کروڑوں پاؤنڈ واجب الادا ہیں۔ جو اس نے کئی سال سے ادا نہیں کئے ہیں۔

دمشق ریڈیو کے مطابق شام کی حکومت نے عراق آئل کمپنی کی املاک کی ضبطی کے بارے میں جو اعلان جاری کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ کمپنی نے شام کے راستہ تیل لے جانے کے سلسلہ میں شام کو رقم کی ادائیگی نہیں کی ہے۔ حکومت نے یہ رقم وصول کرنے کے لئے پائپ لائن اور دوسری املاک پر قبضہ کیا ہے

عراق پٹرولیم کمپنی برطانیہ اور امریکہ کی ملکیت ہے۔ شام کی حکومت اور کمپنی کے درمیان کافی عرصہ سے تنازعہ چل رہا تھا۔ شام نے چند ماہ قبل انکشاف کیا تھا کہ کمپنی نے حسابات میں ہیر پھیر کر کے شام کی کروڑوں پونڈ رقم دبالی ہے۔ اس سلسلہ میں فریقین کے درمیان مذاکرات ہو رہے تھے۔ جن میں گزشتہ ماہ تعطل پیدا ہو گیا تھا۔

شام کی حکومت نے ضبط شدہ املاک کا انتظام کرنے کے لئے ایک کمیشن کے قیام کا اعلان کیا ہے اور انہوں نے آج صبح شام کی حکومت نے دمشق میں مقیم عراق پٹرولیم کمپنی کے نمائندے مسٹر بیچ کو طلب کیا اور انہیں بتایا تھا کہ کابینہ نے شام میں کمپنی کی تمام املاک پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا اور اس پر عمل درآمد مکمل ہو چکا ہے۔

● راولپنڈی: ۹ر دسمبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر اوّل فیلڈ مارشل عبدالحکیم عامر کل ایک دن کے لئے کراچی سے راولپنڈی پہنچے۔ چک لالہ کے ہوائی اڈہ پر مرکزی وزیر دفاع وائس ایڈمرل اے آر خان نے ان کا استقبال کیا۔ صدر ایوب نے ان کے اعزاز میں دعوت دی۔ صدر ایوب نے ان سے باہمی دلچسپی کے معاملات پر تبادلہ خیال کیا۔ فیلڈ مارشل عامر آج راولپنڈی سے لاہور پہنچیں گے اور صوبائی دارالحکومت میں ۶ گھنٹے قیام کریں گے۔

● مشرقی یورپ کے ممتاز سیاسی مبصروں نے عالمی صورت حال کے بارے میں ایوب کے حالیہ تبصرے کی تائید کی ہے جس میں اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا تھا کہ کشیدگی یورپ سے نکل کر ایشیا میں پھیل جائے گی۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ مشرق و مغرب کے تعلقات کے رجحان کا تجزیہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صدر ایوب نے درست کہا ہے کہ یورپ میں کشیدگی نمایاں حد تک کم ہو چکی ہے جب کہ ایشیا کشیدگی کا علاقہ بن گیا ہے۔

مبصروں کا کہنا ہے کہ ۱۹۶۷ء کے دوران یورپ میں کشیدگی مزید کم ہو جائے گی۔ لیکن ایشیا میں کشیدگی اور بڑھے گی ویت نام کی جنگ کے باوجود روس اور امریکہ کے درمیان دوسری جنگ عظیم کے بعد آج جس قدر بہتر مفاہمت موجود ہے پہلے کبھی نہ تھی۔ یہی نہیں۔ فریقین کی جانب سے سرد جنگ کے خاتمے کے لئے متعدد اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

صدر جانسن نے اپنی ۷ر اکتوبر کی تقریر میں یورپ کی تقسیم کے خاتمے میں اور یورپ کے اشتراکی ملکوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات کی جو خواہش کی تھی وہ یورپی مسائل کے بارے میں امریکی اندازِ فکر میں تبدیلی کو واضح کرتا ہے۔

● لاہور ۹ر دسمبر گورنر مغربی پاکستان نے ایک حکم کے ذریعے مغربی پاکستان فوڈ گرینز لائسنسنگ کنٹرول آرڈر مجریہ ۱۹۵۷ء میں ترمیم کر دی ہے اس کے تحت ایک مرد سے میں پانچ من سے زائد غلہ فروخت کرنے والا شخص تھوک فروش کہلائے گا۔

● لکھنؤ ۹ر دسمبر۔ سرکاری ملازموں نے ہڑتال بھارت میں موجودہ گرانی اور اناج کی نایابی کے پیش نظر تنخواہوں میں اضافہ کے لئے کر رکھی ہے لیکن حکومت نے اس ہڑتال کو ضروری سروسوں کے قانون کے تحت خلاف قانون قرار دے دیا ہے لیکن کوئی سرکاری ملازم دفتر آنے کو تیار نہیں لکھنؤ میں کل صوبائی سیکرٹریٹ میں بالکل کام نہ ہو سکا۔ بعض مقامات پر ہڑتالی ملازموں اور ہڑتال کے مخالفوں میں تصادم ہو گیا جس کے بعد ۸ سرکاری ملازموں کو گرفتار کر لیا گیا۔ لکھنؤ کے علاوہ صوبہ کے دوسرے شہروں میں بھی سرکاری ملازموں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔

● راولپنڈی ۹ر دسمبر۔ صدر محمد ایوب خان نے اسلام آباد میں ایوان صدر کی عمارتوں کے ڈیزائن پاکستان کی ثقافتی روایات پر مبنی ہے یہ ڈیزائن ممتاز ماہر تعمیرات مسٹر ایڈورڈ ڈسٹون نے تیار کیا ہے

● ایتھنز ۹ر دسمبر۔ یونان کا ایک جہاز "ہیرک لائن" کل جزیرہ میلوس کے قریب جزائر سائیکلیڈز کے سمندر میں شدید طوفان میں پھنس کر غرق ہو گیا اس میں عملہ سمیت ۲۰۰ افراد سوار تھے، جو سب ڈوب گئے ہیں۔ جہاز نے کل آدھی رات کو خطرے کے سگنل دیئے تھے جن میں اس نے امداد طلب کرتے ہوئے اطلاع دی تھی کہ جہاز ڈوب رہا ہے آخری سگنل یونان کے وقت کے مطابق رات دو بج کر دس منٹ پر وصول ہوا تھا۔ ہیرک لائن سے خطرہ کا سگنل ملتے ہی امداد روانہ کر دی گئی تھی۔ خطرہ کا سگنل فن لینڈ کے ایک مال بردار جہاز کو بھی موصول ہوا تھا جو فوری طور پر اس کی مدد کو چلا۔ اسی اثنا میں یونانی بحریہ کا ایک جہاز بھی بدقسمت جہاز کے عملہ کو بچانے کے لئے وہاں پہنچا جہاں سے ہیرک لائن نے سگنل دیا تھا تاہم ابھی تک ہیرک لائن کا کوئی پتہ نہیں چلا اور اس بات کا خدشہ ہے کہ جہاز ڈوب چکا ہے۔

● جہلم ۹ر دسمبر۔ قومی اسمبلی کے رکن راجہ افضال مہدی کو آج اللہ کھ آبائی گاؤں دارا پور میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے!

۱۔ چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو حسب ذیل ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹور کی مختصر کیفیت اور مقدار	قیمت ٹنڈر فارم و ڈاک خرچ (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
	PD/300-E/3-65 پیپر پرنٹنگ مختلف اقسام (۲ آئٹمیں)	۱۰ روپے	۲۸/۱۱/۶۶ تا ۱۹/۱۲/۶۶	۲۰/۱۲/۶۶ بوقت ۸ بجے صبح	۲۰/۱۲/۶۶ وقت ۸½ بجے صبح

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (اسپلیش) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ سے تمام ایام کار میں ماسوائے جمعہ ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک مذکورہ بالا قیمت کی نقد یا بذریعہ منی آرڈر ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ (پوسٹل آرڈر، چیک، بینک ڈرافٹس، گارنٹی بانڈز، بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹس مذکورہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہ کئے جائیں گے)

صرف انہی مقررہ ٹنڈر فارموں پر دی گئی پیشکشیں قابل غور ہوں گی۔

ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

PR (L) 3436

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے انصار اللہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجیے

(قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

جماعت احمدیہ نے تبلیغ کے ذریعہ جو بین الاقوامی اہمیت حاصل کی ہے وہ حیران کن ہے

بیرونی ممالک میں وسیع پیمانے پر مشنوں کا قیام مختلف زبانوں میں بے انداز لٹریچر کی اشاعت

مشہور سکھ لیڈر سربھجن جی پرنسپل سکھ شہید مشنری کالج امرتسر کے تاثرات!

اخبار "قومی درد" جالندھر مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۶ء میں مشہور سکھ لیڈر سربھجن جی پرنسپل سکھ شہید مشنری کالج امرتسر کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے بیرون ملک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا نہایت شاندار الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ یہ مضمون "اکالی پترکا" جالندھر کی یکم ستمبر ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں بھی شائع ہوا۔ اس مضمون کا ضروری اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

"مسلمانوں میں کل کا پیدا شدہ فرقہ احمدیہ کا ہے اس نے تھوڑے سے عرصہ میں تبلیغ کے ذریعہ اپنی جماعت کے لئے جو بین الاقوامی اہمیت حاصل کی ہے وہ حیران کن ہے۔ دل کو تھام کر ذرا اسفا بلہ کرو حسب ذیل اعداد و شمار کا جس قوم کی طرف سے کی جاری پرچار کی کوششوں ہے:-

غیر ممالک میں مشنوں اور مبلغین کی تعداد:-

ملک کا نام	مراکز کی تعداد	مبلغین کی تعداد
۱۔ انگلینڈ	۱	۳
۲۔ امریکہ	۱۸	۵
۳۔ جرمنی	۲	۲
۴۔ ہالینڈ	۱	۱
۵۔ سوئٹزرلینڈ	۱	۱
۶۔ سیرالیون	۴۴	۴
۷۔ لنکا	۳	۲
۸۔ سنگاپور	۱	۱
۹۔ بورنیو	۵	۱
۱۰۔ انڈونیشیا	۸۴	۱۰
۱۱۔ مشرقی افریقہ	۱۸	۲۰
۱۲۔ نائیجیریا	۳۲	۴
۱۳۔ گولڈ کوسٹ	۲۴۷	۱۷
۱۴۔ سپین		

اپنے دین کی اشاعت میں جو مضمون من لٹریچر ان کی طرف سے تقسیم کیا جا رہا ہے اس کے علاوہ مختلف ممالک کی الگ الگ زبانوں میں شائع کئے جا رہے ہیں اخبارات اور رسائل کی تعداد حسب ذیل ہے:-

ملک کا نام	اخبار کا نام
۱۔ امریکہ	مسلم سن رائز۔ احمدیہ گزٹ
۲۔ سوئٹزرلینڈ	در اسلام
۳۔ کبابیر	البشریٰ ۔ عربی
۵۔ سیرالیون	دی افریقن کریسنٹ
۶۔ فری ٹاؤن	البشریٰ۔ انگریزی
۷۔ نائیجیریا	دی ٹروتھ
۸۔ بورنیو	پیس
۹۔ مشرقی افریقہ	یان میگو
۱۰۔ انڈونیشیا	لی ٹار سلام

پھر اگر اس جماعت کا بانی (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام) فخر سے یہ دعویٰ کرے

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔

وہ دن دور نہیں جب دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام اور ایک ہی رسول ہوگا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم"

تو اس میں حیران ہونے کی کونسی بات ہے۔

(ترجمہ از قومی درد جالندھر ۲۴ اگست ۱۹۶۶ء و اخبار اکالی پترکا جالندھر یکم ستمبر ۱۹۶۶ء)

امریکہ تائیوان کو ایٹمی تحفظ دے گا!

تائپے ۱۰ دسمبر۔ امریکہ کے وزیر خارجہ ڈین رسک نے تائیوان میں مارشل چیانگ کائی شیک کی حکومت کو یقین دلایا ہے کہ اگر کمیونسٹ چین کی طرف سے ایٹمی حملہ کا کوئی خطرہ ہوا تو امریکہ اسے پورا تحفظ دے گا۔ اور اس کی پوری مدد کرے گا۔

سابق ہوم سیکرٹری یزدانی ملک کو برطرف کرنے کی سفارش

صوبائی اسمبلی کی استحقاق کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کردی۔

لاہور ۱۰ دسمبر۔ مغربی پاکستان اسمبلی کی استحقاق کمیٹی نے ایوان سے سفارش کی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے تحریک کرے کہ سابق ہوم سیکرٹری مسٹر یزدانی ملک کو ملازمت سے برطرف کر دیا جائے۔ کمیٹی نے اپنی تفصیلی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ واقعات سے ثابت ہو گیا ہے کہ مسٹر یزدانی ملک نے صوبائی اسمبلی کے وقار کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے ہوم سیکرٹری کے جلیل القدر عہدہ پر فائز ہوتے ہوئے انتہائی غیر ذمہ دارانہ حرکت کا ارتکاب کیا ہے۔ اس لئے ان سے نرم برتاؤ نہیں کیا جا سکتا۔ کمیٹی کی رپورٹ پر پیر کو غور کیا جائے گا

استحقاق کمیٹی نے یہ رپورٹ بہاولپور سے مسلم لیگی رکن مخدوم شمس الدین گیلانی کی تحریک استحقاق پر مرتب کی ہے۔ مخدوم شمس الدین نے یکم دسمبر کو ایوان میں نکتہ استحقاق اٹھاتے ہوئے بتایا تھا کہ مسٹر یزدانی ملک سی ایس پی ہوم سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان ایوان کی لابی میں ۱۱ بجے کے قریب داخل ہوئے اور مجھ پر حملہ کیا اور مجھے گریبان سے پکڑ کر مخش گالیاں دیں۔

صوبہ میں غذائی صورت حال بہتر ہو رہی ہے

[illegible] گندم کے پہنچنے سے خوراک کی صورت حال بہتر ہو رہی ہے سابوال اور گوجرانوالہ اور بعض دوسرے اضلاع میں گندم پہنچ گئی ہے جب کہ باقی علاقوں میں آئندہ چند روز کے اندر پہنچ جائے گی۔ آٹے کی سپلائی بہتر بنانے کے لئے گندم فلور ملوں کو تقسیم کر دی جائے گی۔

پاکستان اور عرب جمہوریہ مذہبی اور ثقافتی رشتوں میں منسلک ہیں

مارشل عامر کے اعزاز میں دعوت میں گورنر موسیٰ کی تقریر

لاہور ۱۰ دسمبر۔ گورنر مغربی پاکستان جناب محمد موسیٰ نے کہا ہے کہ پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ مذہب، تہذیب اور ثقافت کے ناقابل شکست رشتوں میں منسلک ہیں اور دونوں ملکوں میں انتہائی دوستانہ تعلقات ہونے چاہئیں۔ انہوں نے یہ بات ایک تقریر میں کہی۔ جو متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر اول اور مسلح افواج کے نائب سپریم کمانڈر فیلڈ مارشل عبدالحکیم عامر کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ فیلڈ مارشل کل مختصر قیام کے لئے راولپنڈی سے یہاں پہنچے جہاں سے وہ کل شام ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔

متحدہ عرب جمہوریہ کے نائب صدر اول فیلڈ مارشل عامر نے اپنی تقریر میں کہا کہ مجھے پاکستان کے دورہ سے انتہائی مسرت ہوئی ہے۔ اہل پاکستان نے جس والہانہ انداز سے ہمارا خیر مقدم کیا ہم اس کے لئے پاکستانی عوام، حکومت اور بالخصوص صدر ایوب کے ممنون ہیں۔

صدر ایوب سے میری بات چیت انتہائی خوشگوار رہی اور ہم نے چند مسائل پر تبادلہ خیال کیا ان پر دونوں ملکوں کا نقطہ نظر یکساں ہے اور یہ بالکل فطری بات ہے کیونکہ دونوں ملکوں کے عوام اسلام، مشترکہ ثقافت اور تاریخ کے رشتوں میں منسلک ہیں۔ دونوں ملکوں میں سماجی عدل کی بنیاد پر خوشحالی اور ترقی سے ہمکنار ہونے کی جدوجہد نے دونوں ملکوں میں اتحاد کو فروغ دیا ہے۔ علاوہ ازیں ہمیں سامراجی طاقتوں اور غیر ملکی تسلط کا مقابلہ کرنے کے لئے کلی تعاون کی ضرورت ہے

گورنروں کی کانفرنس صدر ایوب کی صدارت میں ۱۰ دسمبر کو ڈھاکہ میں ہوگی!

راولپنڈی ۱۰ دسمبر۔ صدر ایوب خان ۱۱ دسمبر کو ڈھاکہ میں گورنروں کی کانفرنس کی صدارت کریں گے۔ اس میں دونوں صوبوں کے گورنروں کے علاوہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے کچھ وزراء شرکت کریں گے۔